مرزا قادیانی کی علمیت کا تحقیقی مطالعہ

مولانا مشتاق احمد چنیوٹی

☆ غلط علم حاصل کرنے سے بہتر ہے کہ بے علم رہا جائے۔
☆ تھوڑا علم خطرناک اور نہایت نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔
☆ علم ایک ایسا پودا ہے جسے دل و دماغ کی سرزمین میں لگانے سے عقل کے پھول لگتے ہیں۔
☆ جب خدا کسی کو ذلیل کرتا ہے تو علم اس پر حرام ہو جاتا ہے۔
☆ علم خدا کا دیا ہوا ایک نور ہے اور یہ نور گنہگاروں کو نہیں دیا جاتا۔
☆ ادھورا علم خطرے کا موجب ہوتا ہے۔ علم کے چشمہ کا پانی سیر ہو کر پیو یا اس سے الگ رہو۔
☆ بے علم خدا کو نہیں پہچان سکتا۔
☆ دنیا میں سب سے زیادہ مضحکہ خیز وہ شخص ہے جو اِدھر اُدھر کی سنی سنائی باتوں سے علم کی شُد بُد حاصل کرتا ہے اور پھر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ علامہ ہے۔

حکمت و دانائی کے مذکورہ اصول ذہن نشین کرنے کے بعد مرزا قادیانی کے متعلق درج ذیل امور ملاحظہ فرمائیں:

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی کو دینی علوم میں معمولی شُد بُد حاصل تھی۔ وہ کوئی بڑا عالم نہ تھا۔ اس کا اقرار اس کے بیٹے مرزا بشیر احمد ایم اے کو بھی ہے۔ لکھتا ہے: ''ظاہری کسبی علوم کے لحاظ حضرت مسیح موعود کوئی بڑے عالموں میں سے نہ تھے اور نہ ہی علم مناظرہ میں کوئی خاص دسترس تھی۔'' (سیرت المہدی، ۱/۱۳۷)

(۲) قادیانی، مرزا کے متعلق علوم لدنیہ کے حامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ خود مرزا بھی اس بات کا مدعی تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ براہِ راست تعلیم دیتے ہیں لیکن باب ہٰذا کے تمام مندرجات اس دعویٰ کی تردید کر رہے ہیں۔ اس باب میں درج حقائق کے باوجود مرزا کو صاحبِ علومِ لدنیہ کہنا اللہ تعالیٰ کی توہین ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسی جاہلانہ باتوں کی تعلیم دینے سے پاک ہیں۔

(۳) مرزا کا علوم لدنیہ کا دعویٰ اس لیے بھی درخور اعتنا نہیں ہے کہ غیبی علوم اس شخص کو اللہ تعالیٰ دیتے ہیں جو انتہائی نیک و پرہیزگار ہو جب کہ مرزا کا نیکی و تقویٰ سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

مرزا کا دعویٰ علمیت:

(۱) بڑا معجزہ علمی معجزہ ہوتا ہے۔ (ملفوظاتِ احمدیہ، حصہ اوّل، ص ۱۶۵)

(۲) امام الزمان کو مخالفوں اور عام سائلوں کے مقابلہ پر اس قدر الہام کی ضرورت نہیں جس قدر علمی قوت کی ضرورت ہے۔ (ضرورت الامام، ص ۱۰، روحانی خزائن، جلد ۱۳، ص ۴۸۰)

(۳)　بے شک اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر آنکھ جھپکنے کی دیر بھی قائم نہیں رہنے دیتے اور ہر غلطی سے میری حفاظت کرتے ہیں اور شیطانی راستوں سے مجھے بچاتے ہیں۔(نور الحق،۲/۸۶، روحانی خزائن،۸/۲۷۲)

(۴)　سو خدا تعالیٰ نے اس جادو (عیسائیت کا جادو۔ ناقل) کے باطل کرنے کے لیے اس زمانہ کے سچے مسلمانوں کو یہ معجزہ دیا کہ اپنے اس بندہ کو اپنے الہام اور کلام اور اپنی برکاتِ خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرۂ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف و حقائق ساتھ دیئے تا کہ اس آسمانی پتھر کے ذریعے سے وہ موم کا بت توڑ دیا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے۔(فتح الاسلام ص۶، روحانی خزائن ۳/۵۔۶)

(۵)　عنایت الٰہی نے میری دستگیری کی اور وہ علم بخشا کہ مدارس سے نہیں بلکہ آسمانی معلم سے ملتا ہے۔

(فتح الاسلام حاشیہ ص۳۴، روحانی خزائن،۳/۲۱)

(۶)　وہ کتابیں جو اس عاجز نے تالیف کر کے شائع کی ہیں۔ درحقیقت یہ تمام غیبی مدد کا نتیجہ ہے اور اس عاجز کی استعداد اور لیاقت سے برتر۔

(۷)　امامِ زمانہ کے لیے درج ذیل قوتوں کا ہونا ضروری ہے......

تیسری قوت بسطت فی العلم ہے جو امامت کے لیے ضروری اور اس کا خاصہ لازمی ہے......خدا تعالیٰ کے فضل سے علومِ الٰہیہ میں اس کو بسطت (یعنی وسعت) عنایت کی جاتی ہے اور اس کے زمانہ میں کوئی دوسرا ایسا نہیں ہوتا جو قرآنی معارف کے جاننے اور کمالات افاضہ اور اتمام حجت میں اس کے برابر ہو۔ اس کی رائے صائب دوسروں کے علوم کی تصحیح کرتی ہے اور اگر دینی حقائق کے بیان میں کسی کی رائے اس کی رائے کے مخالف ہو تو حق اس کی طرف ہوتا ہے کیوں کہ علومِ حقہ کے جاننے میں نور فراست اس کی مدد کرتا ہے اور وہ نوران چمکتی ہوئی شعاعوں کے ساتھ دوسروں کو نہیں دیا جاتا۔(*)

ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء . (ضرورۃ الامام ص۹، روحانی خزائن،۱۳/۴۷۹)

(۸) مرزا کے الہام:

(ا)　وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لیے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے۔(ازالہ اوہام ص۸۵۵،۸۵۶، روحانی خزائن ۳/۵۶۶، مثلہ تذکرہ ص۱۹۴، طبع دوم)

(۲)　وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى . اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۔ اور وہ اپنی خواہش کے تحت نہیں بولتا بلکہ وحی کا تابع ہے۔

(اربعین نمبر۲، صفحہ ۳۶، روحانی خزائن،۱۷/۳۸۵)

فصل اوّل: مرزا کی علومِ عقلیہ سے لاعلمی:

علم مناظرہ:

(الف) مناسب ہے کہ یہ سارا مضمون ایک ہی دفعہ برادر ہند میں درج ہو یعنی تین تحریریں ہماری طرف سے اور تین ہی آپ

* مرزا صاحب کا اپنے متعلق امام ہونے کا دعویٰ بھی ہے۔ انی جاعلک للناس اماماً۔ میں لوگوں کے لیے تجھے امام بناؤں گا تو ان کا رہبر ہو گا اور وہ تیرے پیرو ہوں گے۔(تذکرہ ص۶۳۰)

کی طرف سے ہوں اور ان پر دونوں منصفوں کی مفصل رائے درج ہو۔ (مکتوبات احمدیہ، حصہ دوم ص ۲۲)

(ب) اوّل تقریر کرنے کا ہمارا حق ہوگا۔ کیوں کہ ہم معترض ہیں پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط جو چاہیں گے جواب دیں گے پھر ان کا جواب الجواب ہماری طرف سے گزارش ہوگا اور بحث ختم ہو جائے گی۔ (مکتوبات احمدیہ، حصہ دوم ص ۷۰)

تجزیہ : علم مناظرہ کے مذکورہ قواعد اس فن کی کسی کتاب میں نہیں لکھے ہوئے بلکہ محض مرزا کے خود ساختہ ہیں۔

علم النحو :

علم النحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہٖ ہو ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ، ص ۴۷، روحانی خزائن، جلد ۱۷، ص ۱۶۲)

تجزیہ : مرزا کا تحریر کردہ یہ قاعدہ خود ساختہ ہونے کے علاوہ علم النحو سے بھی غیر متعلق ہے۔ (اگر اس قاعدہ کا کوئی وجود وثبوت ہوتو اسے علم اشتقاق کا قاعدہ کہا جاسکتا ہے نہ کہ علم النحو کا)

علم منطق :

(الف) اسی واسطے صناعت منطق میں قضیہ ضروریہ مطلقہ سے قضیہ دائمہ مطلقہ کو اخص مطلق قرار دیا گیا ہے۔
(سرمہ چشم آریہ، ص ۹۹، روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۱۴۷)

(ب) لِمّی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگالیں جیسے کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگالیا۔ (چشمۂ معرفت، ص ۵۶، روحانی خزائن، جلد ۲۳، ص ۶۴)

(د) اور دوسری دلیل کی قسم انِیّ ہے اور انِیّ اس کو کہتے ہیں کہ مدلول سے ہم دلیل کی طرف انتقال کریں۔ (ایضاً بحوالہ مذکورہ)

تجزیہ : مرزا صاحب کی درج کردہ تینوں تعریفات کتب منطق کے اصول وضوابط کے خلاف ہیں۔

علم ریاضی: پانچ اور پچاس میں انوکھا فرق :

پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہوگیا۔ (دیباچہ براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص ۷، روحانی خزائن، ص ۹، جلد ۲۱)

۳۱ ستمبر :

محمدی بیگم کے متعلق لکھا: والد اس عورت کا نکاح سے چوتھے مہینے مطابق پیش گوئی فوت ہوگیا یعنی نکاح ۷ اپریل ۱۸۹۲ء کو ہوا اور وہ ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو بمقام ہوشیار پور گزر گیا۔ (آئینہ کمالات اسلام، حاشیہ، ص ۲۸۶، طبع اوّل)

نوٹ : بعد کے ایڈیشنوں میں ۳۱ کی جگہ ۳۰ ستمبر لکھا گیا ہے۔

صفر چوتھا مہینہ اور چہار شنبہ چوتھا دن :

اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا۔ اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر اور ہفتے کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا اور چہار شنبہ (تریاق القلوب، ص ۲۱۷، ۲۱۸، روحانی خزائن، جلد ۱۵)

تجزیہ : پرائمری میں پڑھنے والا بچہ بھی جانتا ہے کہ اسلامی لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے لیکن مرزا اسے چوتھا مہینہ قرار دیتا ہے

اور ہفتہ کے دنوں کی ترتیب یہ ہے:

(۱) شنبہ (۲) یک شنبہ (۳) دوشنبہ (۴) سہ شنبہ (۵) چہار شنبہ

اس ترتیب کے مطابق چہار شنبہ ہفتہ کا پانچواں دن ہے اور مرزا اسے چوتھا دن کہتا ہے۔ سبحان اللہ یہ ہے علمیت اور دعویٰ ہے دنیا بھر کی امامت کا...... کارِ طفلاں خواہد شد

جمع تفریق کا علم:

اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترہویں برس میں تھا۔ (کتاب البریہ، ص ۱۴۶/ روحانی خزائن، ص ۱۷۷، جلد ۱۳)

تجزیہ: مرزا کی عمر ۱۸۵۷ء میں سوالہ برس کے حساب سے بھی نہیں بنتی بلکہ سترہ یا اٹھارہ برس بنتی ہے۔ سولہ برس لکھنا مرزا کی پرلے درجے کی جہالت ہے۔

ابن حجر حنفی: (علم تاریخ)

(۱)　فتاویٰ ابن حجر جو حنفیوں کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ (ایام الصلح ص ۸۰/ روحانی خزائن، ص ۳۱۵، جلد ۱۴)

تجزیہ: علامہ ابن حجر عسقلانیؒ کے بارے میں اسلامیات کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ وہ شافعی مسلک تھے لیکن مرزا کو علم نہ تھا۔ شاید یہ بھی دعویٰ مسیحیت کے لیے شرط ہو۔

(۲) حضور علیہ السلام کے ۱۱ لڑکے:

تاریخ دان جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے۔ (چشمۂ معرفت، ص ۲۸۶/ روحانی خزائن، ص ۲۹۹، جلد ۲۳)

(۲) حضور علیہ السلام کی ۱۲ لڑکیاں:

دیکھو ہمارے پیغمبر خدا کے ہاں ۱۲ لڑکیاں ہوئیں۔ آپ نے کبھی نہیں کہا کہ لڑکا کیوں نہ ہوا۔ (ملفوظات، جلد ششم، ۵۷)

مرزا کی مذکورہ دونوں جہالتیں محتاجِ بیان نہیں ہیں۔

(۴) تاریخ کو دیکھو کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہو گیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مر گئی تھی۔ (پیغام صلح ص ۳۸، روحانی خزائن ص ۴۶۵، جلد ۲۳)

(۵) ہمارے سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑا حصہ عمر کا جو چالیس برس ہے بے کسی اور پریشانی اور یتیمی میں بسر کیا تھا کسی خویش یا قریب نے اس زمانہ تنہائی میں کوئی حق خویشی اور قرابت کا ادا نہیں کیا تھا۔ یہاں تک کہ وہ روحانی بادشاہ اپنی صغرسنی کی حالت میں لاوارث بچوں کی طرح بعض بیابان نشین اور خانہ بدوش عورتوں کے حوالہ کیا گیا اور اسی بے کسی اور غریبی کی حالت میں اس سید الانام نے شیر خوارگی کے دن پورے کیے اور جب کچھ سن تمیز پہنچا تو یتیم اور بے کس بچوں کی طرح جن کا دنیا میں کوئی بھی نہیں ہوتا۔ ان بیابان نشین لوگوں نے بکریاں چرانے کی خدمت اس مخدوم العالمین کے سپرد کی اور اس تنگی کے دنوں میں بجز ادنیٰ قسم کے اناجوں یا بکریوں کے دودھ کے اور کوئی غذا نہ تھی اور جب سن بلوغ پہنچا تو آنخضرت کی شادی

کے لیے کسی چچا وغیرہ نے باوجود آنحضرت کے اوّل درجہ کے حسن و جمال کے کچھ فکر نہیں کی بلکہ پچیس برس کی عمر ہونے پر اتفاقی طور پر محض خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک مکہ کی رئیسہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لیے پسند کر کے آپ سے شادی کر لی۔ (ازالہ اوہام، حاشیہ، ص ۱۹، ۲۰، روحانی خزائن، ص ۱۱۲۔۱۱۳، جلد ۳)

علم لغت:

مرزا نے علم لغت میں جو تحقیقات کی ہیں، وہ مضحکہ خیز ہیں۔ ایک ہی لفظ کے دو ٹکڑے کر کے ان کا الگ الگ معنی تجویز کر لیتا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے انگریزی میں Make Good کا معنی ہے تلافی کرنا۔ اس میں کوئی شخص یہ نکتہ آفرینی کرے کہ Make کا معنی ہے تلافی اور Good کا معنی ہے کرنا۔ ظاہر ہے کہ اسے جاہل مرکب ہی کہیں گے۔ مرزا صاحب بھی اسی طرح کا سلوک الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں:

(الف) عربی میں آدمی کو انسان کہتے ہیں یعنی ایک انس خدا کی اور ایک انس بنی نوع کی۔

(نسیم دعوت، ص ۲۵، روحانی خزائن، جلد ۱۹، ص ۳۸۷)

(ب) مریم وطن سے دور ہونے کو کہتے ہیں۔ (ست بچن حاشیہ، ص ۱۶۴، روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۳۰۷)

(ج) برزخ عربی لفظ ہے جو مرکب ہے زخ اور بر سے جس کے یہ معنی ہیں کہ طریق کسب اعمال ختم ہو گیا۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد ۱۰، ص ۴۰۳)

(د) خنزیر کی وجہ تسمیہ:

خنزیر کا لفظ خنز اور ارُ سے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کو بہت فاسد اور خراب دیکھتا ہوں۔ خنز کے معنی بہت فاسد اور ارُ کے معنی دیکھتا ہوں (اسلامی اصول کی فلاسفی، ص ۲۴، روحانی خزائن ۳۳۸)

(ر) سلمان کی وجہ تسمیہ:

یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ سے تھی۔ اس کی تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا کہ **سلمان منا اهل البیت علیٰ مشرب الحسن**۔ میرا نام سلمان رکھا یعنی　　اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوگی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور عناد کو دور کرے گی۔ دوسری بیرونی کہ جو بیرونی عداوت کے وجود کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی۔ (ایک غلطی کا ازالہ، حاشیہ، ص ۸۔۹، روحانی خزائن، ص ۲۱۲۔۲۱۳، جلد ۱۸)

خود ساختہ عربی:

(۱) اَنۡتَ قَابِلٌ۔ تو قابلیت رکھتا ہے۔ (اربعین نمبر ۳، ص ۳۳۔۳۴، روحانی خزائن، ص ۴۲۳۔۴۲۴، جلد ۱۷)

(۲) **وَالتَّشَوَّقُ اِلٰی رَقۡصِ الۡبَغَایَا وَبُوۡسِهِنَّ وَعِنَاقِهِن** (اور شوق کرنا بازاری عورتوں کی طرف اور ان کا بوسہ لینا اور گلے لپٹانا۔　(خطبہ الہامیہ روحانی خزائن جلد ۱۶ صفحہ ۴۹)

(۳) و یملی التفسیر کاملائی...... و ہمچو من در عربی تفسیر نویسد (اعجاز المسیح صفحہ ۲۲ روحانی خزائن ۱۸/۲۴)

اِمْلَاءٌ کا معنیٰ لکھوانا ہے لیکن مرزا صاحب نے اسے لکھنے کے معنیٰ میں لیا ہے جو کہ خلاف حقیقت اور جہالت پر مبنی ہے۔
(۴) بَلْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّسْفکُوا قَائلہ...... بلکہ می خواہند کہ حق گورا بکشند (اعجاز المسیح صفحہ ۱۳ روحانی خزائن ۱۸/۱۵)
تجزیہ: یہ جملہ عرب محاورہ کے خلاف ہے۔
(۵) یقعون من الشحّ علیٰ کل غضارۃ ولو کان فیہ کم فارۃ
واز شدّت حرص بر بر پیالہ مے افتند اگر چہ درآں موشے مردہ باشد (اعجاز المسیح صفحہ ۱۵ روحانی خزائن ۱۸/۱۷)
فیہ کی ضمیر غضارہ کی طرف لوٹتی ہے جو کہ مؤنث ہے۔ مرجع مؤنث اور ضمیر مذکر۔ عجب تماشا ہے۔
(۶) فقلت انکنتم تنکرون باعجازی (اعجاز المسیح صفحہ ۲۱ روحانی خزائن ۱۸/۲۳) تنکرون کا باصلہ لانا غلط ہے
(۷) ثم طفق المخا لفون یمدحونہ علیٰ فتح المیدان (اعجاز المسیح صفحہ ۲۵ روحانی خزائن، ۱۸/ ۲۷)
میدان فتح کرنا۔ اردو محاورہ ہے جو کہ مرزا صاحب نے عربی میں لکھ دیا ہے۔ اس پر بھی دعویٰ اعجاز اور علوم لدنیہ کے حامل ہونے اور غلطی پر ایک لحہ کے لیے بھی قائم نہ رہنے کا۔ سبحانک ھذا ابھتان عظیم۔

فصل دوم: مرزا کی علوم نقلیہ سے لاعلمی

علم تفسیر:

(۱) الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ و الناس۔ پس لفظ ناس سے مراد اس جگہ بھی دجال ہے۔
(ایام الصلح ص ۶۲، روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۲۹۶)
تجزیہ: کسی معتبر تفسیر میں معتبر قول قادیانی نہیں دکھا سکتے کہ ناس سے مراد دجال ہو۔
(۲) لم یلد کا لفظ جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کسی کا بیٹا نہیں کسی کا جنایا ہوا نہیں۔ (ست بچن، ص ۱۴۰، روحانی خزائن، جلد ۱۴، ص ۲۶۴)
(۳) دابۃ الارض سے گروہ متکلمین مراد ہے۔ (ازالہ اوہام، ص ۵۰۳، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۳۷۰)
تجزیہ: یہ خود ساختہ تفسیر ہے۔
(۴) سورت فاتحہ میں یوم الدین سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے۔
(اعجاز المسیح، ص ۱۳۷ تا ۱۴۳، روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۱۴۱ تا ۱۴۷)
تجزیہ: اس خود ساختہ تفسیر کی کسی تفسیر سے تائید نہیں ملتی۔ ھاتو ابر ھانکم ان کنتم صادقین
(۵) و اعبد ربک حتی یا تیک الیقین۔ مفسر کہتے ہیں کہ یقین سے مراد موت ہے مگر موت روحانی مراد ہے۔
(ملفوظات، جلد دوم، ص ۹۷)
تجزیہ: نمبر ۵ بھی مرزا کی خود ساختہ تفسیر کا ''شاہکار'' ہے۔

علم الحدیث:

(۱) عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس ہوئی تھی۔ محدثین نے اس حدیث کو اوّل درجہ کی صحیح مانا ہے اور کوئی جرح نہیں کیا گیا۔ (ایام الصلح ص ۱۴۳، روحانی خزائن جلد ۱۴، ص ۳۸۸)

مرقات شرح مشکوٰۃ وغیرہ کتب حدیث میں محدثین نے اس پر کافی جرح کی ہے۔ اس لیے قادیانیوں کا یہ کہنا کہ محدثین اسے اوّل درجہ کی صحیح حدیث مانتے ہیں، محض جھوٹ ہے۔

حضرت عیسیٰ کے لیے رجوع کا لفظ احادیث نبویہ میں نہیں آیا۔ جس کا معنی دوبارہ آنے کے ہیں۔

(انجام آتھم ص ۱۱۱۔۱۱۲، روحانی خزائن جلد ۱۱، ص ۱۱۔۱۱۲)

تجزیہ: کنز العمال کی ایک حدیث میں رجوع کا لفظ موجود ہے۔ **ان عیسیٰ لم یمت و انہ راجع الیکم قبل یوم القیٰمۃ**

(ترجمہ) بے شک عیسیٰ علیہ السلام فوت نہیں ہوئے اور تمہاری طرف قیامت سے قبل لوٹیں گے۔

تجزیہ: اس لیے مرزا کا مذکورہ قول جہالت پر مبنی ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔ (ازالہ اوہام، ص ۲۵۲، روحانی خزائن، جلد ۳، ص ۲۲۷)

تجزیہ: اس مفہوم کی کوئی حدیث قادیانی قیامت تک پیش نہیں کر سکتے۔

(۴) مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ اس لفظ کو ظاہری لباس پر حمل کرنا کیسا لغو خیال ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۸۱، روحانی خزائن، ص ۱۴۲، جلد ۳)

تجزیہ: اگر قادیانی صحیح مسلم میں سے یہ حدیث دکھا دیں تو ان کو منہ مانگا انعام دیا جائے گا۔

(۵) اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ **ھٰذا خلیفۃ اللّٰہ المھدیؑ** اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔

(شہادۃ القرآن ص ۴۱ مندرجہ روحانی خزائن ص ۳۳۷، جلد ۶)

تجزیہ: یہ زوردار بیان بھی سمندر کی جھاگ اور ریت کی دیوار کی طرح بے حقیقت ہے۔

(۶) یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسمٰعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۲۰۔۲۲۱، روحانی خزائن ۳/۲۰۹۔۲۱۰)

تجزیہ: اس تحریر سے مرزا کی دو جہالتیں معلوم ہوتی ہیں (۱) امام بخاری کا پورا نام محمد بن اسماعیل ہے لیکن مرزا محمد اسماعیل لکھ رہا ہے۔ (۲) مرزا کا یہ کہنا کہ صحیح بخاری میں جو حدیث نہ ملے وہ ضعیف ہے سراسر جہالت پر مبنی ہے۔ بلکہ وہ احادیث جو امام بخاری کی مخصوص اعلیٰ درجہ کی شرائط پر پوری نہ اتریں وہ انھیں ترک کر دیتے ہیں۔ افسوس کہ مرزا کو اتنا علم بھی نہیں ہے۔

علم وعقائد:

(۱) مخلوق قدیم ہے: پس خدا تعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آتا ہے سو اس طرح ہم ایمان رکھتے ہیں

اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے (چشمہ معرفت ص ۱۶۰ روحانی خزائن جلد ۲۳ ص ۱۶۸)

تجزیہ: کیا قادیانی اتنا علم اور اخلاقی جرأت رکھتے ہیں کہ اپنے نبی اور مسیح کو سچا ثابت کرنے کے لیے قرآن مجید سے مخلوق کے قدیم ہونے کا ثبوت فراہم کریں؟

(۲) حضرت موسیٰ زندہ ہیں: یہ حضرت موسیٰ مرد خدا ہیں جن کی زندگی کی طرف اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اشارہ کیا ہے اور ہم پر فرض کیا ہے کہ ہم ایمان لائیں کہ وہ آسمان میں زندہ ہیں اور فوت نہیں ہوئے اور وہ مُردوں میں سے نہیں (ترجمہ)
(نور الحق ص ۵۰ روحانی خزائن جلد ۸ ص ۶۸)

تجزیہ: قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آسمانوں پر اس جسد عنصری سمیت موجودگی کا کوئی اشارہ نہیں ہے۔

ھاتو برھانکم ان کنتم صادقین.

(۳) نبوت جاری ہے: اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے سے امتی ہو، پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی

تجزیہ: یہ بھی سفید جھوٹ ہے۔ اسلامی لٹریچر سے اس بات کی تائید میں کوئی اشارہ تک نہیں ملتا۔

(۴) حضرت عیسیٰ کی وفات: مدت ہوئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے۔ کشمیر میں محلّہ خانیار میں آپ کا مزار ہے موجود ہے۔ (حقیقۃ المہدی ص ۷ روحانی خزائن ص ۴۳۳ جلد ۱۴)

تجزیہ: یہ بھی محض ادّعا ہے جس کا کوئی ثبوت قادیانیوں کے پاس نہیں ہے بلکہ ۱۹۸۷ء میں جرمنی کی ایک تحقیقاتی ٹیم اس قبر کا معائنہ و تحقیق کرنے کے بعد یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں کسی اور کی ہے۔

(۵) امام مہدی کے متعلق: مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور میں نہیں ہوا۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵۔ روحانی خزائن ص ۳۵۶، جلد ۲۱)

تجزیہ: مرزا کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی ہے۔ معتبر احادیث بھی، صحاح ستہ وغیرہ میں موجود ہیں جن کا انکار سورج کے انکار کے مترادف ہے۔

(۶) سینکڑوں محمد ﷺ: صدہا ایسے لوگ گزرے ہیں جن میں حقیقت محمدیہ متحقق تھی اور عنداللہ ظلی طور پر ان کا نام محمد یا احمد تھا۔
(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۶۔ روحانی خزائن ص ۳۴۶ جلد ۵)

تجزیہ: محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کوئی دلیل اس کے متعلق نہیں ملتی۔

(۱) علم اصول حدیث:

ماسوا اس کے یہ اصول محدثین کا مانا ہوا ہے کہ اگر کسی حدیث کی پیش گوئی پوری ہو جائے اور بالفرض اگر اس حدیث کو موضوع ہی سمجھا گیا تھا تو پوری ہونے کے بعد وہ صحیح حدیث سمجھی جائے گی کیونکہ خدا نے اس کی سچائی پر گواہی دی۔
(ایام الصلح ص ۱۷۱، روحانی خزائن جلد ۱۴ ص ۴۱۹)

(۲) اگر کوئی ایسی حدیث ہے جو کسی پیش گوئی پر مشتمل ہے۔ مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانہ میں یا پہلے

اس سے اس حدیث کی پیش گوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو۔ (کشتی نوح ص ۵۸، روحانی خزائن جلد ۱۹ ص ۶۳)

تجزیہ: حوالہ (۱) کے متعلق مرزا کا یہ کہنا کہ یہ محدّثین کا مانا ہوا اصول ہے غلط اور محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے کوئی دلیل اس پر قادیانیوں کے پاس نہیں ہے۔ اور حوالہ (۲) میں مذکورہ قاعدہ تو اوّل تا آخر قادیانیوں کا خود ساختہ ہے۔ ایک مفروضہ ہے اور اس سے مرزا کا مقصد یہ ہے کہ بعض ضعیف احادیث کو صحیح احادیث پر ترجیح دی جائے اور محدّثین کی عظمت لوگوں کے دلوں سے ختم کی جائے۔

علومِ دینیہ کا عمومی مطالعہ

رمضان المبارک کے ستر دن:

اعجاز المسیح، ضیاء الاسلام پریس میں رمضان المبارک کے ستر دنوں میں طبع ہوئی۔

(ٹائٹل اعجاز المسیح، روحانی خزائن، جلد ۱۸، ص ۱)

☆ کنجری کی حرام کی کمائی سے دین کی خدمت جائز ہے۔ (سیرت المہدی ۱/ ۲۶۱ روایت ۲۷۲)

☆ سود کے پیسہ سے اسلام کی خدمت کی جاسکتی ہے؟ (سیرت المہدی ۱/ ۲۶۲ روایت ۲۷۲)

☆ ایسا شخص جس کی سچ بوجہ بیماری نماز میں خارج ہو جائے، اس کے پیچھے صحت مند لوگوں کی نماز درست ہے۔

(سیرت المہدی ۳/ ۱۱۱ روایت ۶۵۴)

☆ گھر سے ایک میل دور جانا ہو تو بھی قصر درست ہے۔ (سیرت المہدی ۳/ ۵۳ روایت ۷۶)

☆ مرزا کے مرید نے فارسی نظم بلند آواز سے پڑھی، مرزا سمیت کسی مقتدی نے نماز نہ دہرائی اور نہ ہی امام کو ڈانٹ ڈپٹ کی۔ (سیرت المہدی ۳/ ۳۸، روایت ۷۰۷)

☆ مرزا نے اپنے زندہ مریدوں کا بھی جنازہ پڑھ دیا۔ (سیرت المہدی ۳/ ۲۲، روایت ۴۹۶)

☆ یہ بات تو بہت اچھی ہے کہ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کی جائے اور جہاد کے خراب مسئلہ کے خیال کو دلوں سے مٹا دیا جائے اور ایسے خونریز اور خونریز مسیح سے انکار کیا جائے۔ (اعجاز احمدی، ص ۳۴/ روحانی خزائن ۱۹/ ۱۴۴)